39186-عورت کا اذان کی ذمہ داری سنبھالنے کا حکم

سوال

کیا عورت مردوں کے لیے مؤذن بن سکتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

چودہ سوسال سے مسلمانوں کا عمل اسی پر ہے کہ عورت مؤذن کا منصب نہیں سنبھال سکتی، صرف یہ منصب مردوں کے لیے ہی مختص ہے، مردوں کے لیے عورت کی اذان دینے میں صرف یہی ایک دلیل کافی ہے، اوراس کی مخالفت مؤمنوں کی راہ کی مخالفت ہے.

اورپھر اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اورجو کوئی ہدایت واضح ہوجانے کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے، اور مؤمنوں کی راہ کے علاوہ کسی اورکی راہ پر چلے توہم اسے اسی طرف پھیر دینگے جس طرف وہ پھرا ہے، اوراسے جھنم میں پھینگے گے اوریہ بہت ہی بری جگہ ہے} النساء (115).

اورپھر یہ معاملہ تواس کے لیے استدلال اوردلیل سے بھی زیادہ واضح ہے، مگر یہ کہ اگر ایسے لوگ موجود نہ ہوں جن کی بصیرت اللہ تعالی نے مٹا دی ہوئی ہے، اوروہ ایسے معاملات میں جھگڑا کرنے لگے ہیں جواس دین کے ثوابت میں شامل ہوتے ہیں.

اس پر سنت میں سے درج ذیل احادیث ہیں :

1-امام بخاری اورامام مسلم رحمہ اللہ تعالی نے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ :

"جب مسلمان مدینہ آئے وہ جمع ہوکر نماز کے وقت کا اندازہ لگاتے، نماز کے لیے اذان نہیں ہوتی تھی، چنانچہ ایک روزاس میں انہوں نے بات چیت کی توکچھ لوگوں نے کہا : عیسائیوں کی طرح ناقوس استعمال کرو، اور بعض کہنے لگے : بلکہ یہودیوں کی طرح بگل بجایا کرو، چنانچہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

کیا تم کسی شخص کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کی لیے منادی کرے ؟

تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

بلال کھڑے ہوکر نماز کے لیے منادی کرو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (604) صحیح مسلم حدیث نمبر (377).

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ کرام کے ہاں یہ بات مقررشدہ تھی کہ نماز کے لیے مردوں کے علاوہ کوئی اوراذان نہیں دے سکتا، اوریہ کہ اس میں عورتوں کا کوئی دخل نہیں، کیونکہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا کہنا تھا :

"تم کسی آدمی کو کیوں نہیں بھیجتے جو نماز کے لیے منادی کرے ؟"

2-امام بخاری اور امام مسلم نے ہی سھل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"جس کسی کو نماز میں کچھ شک پیدا ہو جائے تو وہ سبحان اللہ کہے، کیونکہ جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف متوجہ ہوا جائیگا، اور تالی تو عورتوں کے لیے ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (684) صحیح مسلم حدیث نمبر (421).

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"عورتوں کو سبحان اللہ کہنے سے اس لیے منع کیا گیا کہ انہیں تو مطلقا نماز میں آواز پست رکھنے کا حکم ہے، کیونکہ فتنہ کا خدشہ ہے" انتہی

چنانچہ جب امام اگر نماز میں بھول جائے اور غلطی کر بیٹھے تو عورت کے لیے امام کو متنبہ کرنے سے منع کیا گیا ہے، حتی کہ مردوں کی موجودگی میں اپنی آواز بلند نہ کرے، تو پھر اسے اذان دینے کی اجازت کیسے دی جا سکتی ہے ؟!

علماء کرام کا اتفاق ہے کہ عورت مردوں کے لیے اذان نہیں دے سکتی اس کے لیے یہ مشروع نہیں، ذیل میں ہم بعض اقوال کا ذکر کرتے ہیں :

احناف کی کتاب البدائع والصنائع میں ہے :

متفقہ روایات کے مطابق عورت کے لیے اذان دینا مکروہ ہے"

دیکھیں : بدائع الصنائع (411/1).

اور مالکیہ کی کتاب : مواھب الجلیل میں ہے :

"عورت کی اذان صحیح نہیں ہوگی" انتہی

دیکھیں : مواھب الجلیل (87/2).

اور امام شافعی رحمہ اللہ تعالی کتاب الام میں کہتے ہیں :

"اور عورت اذان نہیں دے گی، اور اگر وہ مردوں کے لیے اذان دیتی ہے تو ان کی جانب سے اس عورت کی اذان کفائت نہیں کرے گی" انتہی

دیکھیں : الام للشافعی (84/1).

اور حنابلہ کی کتاب : الانصاف میں ہے :

"عورت کی اذان شمار نہیں کی جائیگی" انتہی

دیکھیں: الانصاف (395/1).

واللہ اعلم.